حکیم عبدالحمید تاعمر شاخ باثمر بن کر دنیا میں رہے

غالب اکیڈمی میں حکیم عبدالحمید کے ایک سو پندرہویں یوم پیدائش کے موقع پر شمیم طارق کا میموریل لیکچر

نئی دہلی۔14 ستمبر/ غالب اکیڈمی میں حکیم عبدالحمید میموریل لیکچر دیتے ہوئے مشہور نقاد، محقق، شاعر اور کالم نگار شمیم طارق نے کہا کہ جس شاخ پر جتنے زیادہ پھل آتے ہیں وہ اتنی ہی جھکی ہوئی ہوتی ہے۔ حکیم عبدالحمید نے تاعمر انسانی اقدار کی پاسداری اور فیض رسانی کی اور کبھی کسی سے تکبر یا بدزبانی کا معاملہ نہیں کیا اس لیے یہ کہنا غلط نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ شاخ باثمر بن کر رہے۔ فلاح عام کے جو کام انہوں نے کیے ہیں ان میں کچھ سے دنیا واقف ہے، بیشتر کو انہوں نے ظاہر نہیں ہونے دیا اور کچھ کے بارے میں ہم جانتے ہی نہیں مثلاً اگر انہوں نے بروقت بڑی رقم کا چیک نہ دیا ہوتا تو انڈیا اسلامک سینٹر کی زمین حاصل ہی نہ ہوتی۔ ان کی وراثت یہ نہیں ہے کہ جو کچھ ہے اس کی تقسیم اور حصول کے لیے آپس میں جھگڑے کیے جائیں بلکہ ان کی وراثت یہ ہے کہ دولت اور حصول دولت کے نئے ذرائع پیدا کر کے سب کو ملت کی فلاح کے لیے وقف کر دیا جائے۔ ان کے قائم کیے ہوئے یا سرپرستی میں چلنے والے کم و بیش 25 ادارے ہیں جن میں ہمدرد لیبارٹریز، غالب اکیڈمی، جامعہ ہمدرد کو بہت شہرت حاصل ہے مگر اس حقیقت کا اعتراف نہیں کیا گیا ہے کہ انہوں نے ہسٹاریکل ریکارڈس کو سنبھالنے اور ملازمت فراہم کرنے والے ادارے بھی قائم کیے تھے ملت میں بڑھتی ہوئی گداگری اور چندہ خوری پر افسوس کا اظہار تو چند لوگوں نے کیا بھی ہے مگر گداگری اور چندہ خوری کے انسداد کی عملی تدابیر صرف حکیم عبدالحمید مرحوم نے بتائی ہیں۔

شمیم طارق نے کہا کہ حکیم عبدالحمید نے اشاعت علم کے سلسلے میں جو خدمات انجام دی ہیں جامعہ ہمدرد جیسے ادارے قائم کیے ہیں اس کا تو کسی نہ کسی سطح پر اعتراف ہوا بھی ہے مگر توہم سے نجات کی جو مثالیں قائم کی ہیں ان کا ذکر تک نہیں ہوتا مثلاً تغلق آباد کی اس زمین کے بارے میں جہاں آج جامعہ ہمدرد قائم ہے مشہور تھا کہ کسی فقیر نے بددعا دی ہے کہ یہ جگہ کبھی آباد نہیں ہوگی مگر دنیا دیکھ رہی ہے کہ یہاں درس گاہ، دفاتر، رہائشی مکانات اور ہاسٹل کس طرح آباد ہیں اور دوسروں کے آباد ہونے میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ شمیم طارق نے کہا کہ میں سرسید احمد خان کا شیدائی ہوں اور ان کی قائم کی ہوئی یونیورسٹی کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں، ان سے محبت کے سبب میں ایک ادارے سے مستعفی ہونے پر مجبور ہوا ہوں مگر پروفیسر نثار احمد فاروقی کے اس احساس سے اتفاق کرتا ہوں کہ سرسید نے بے شک بہت کچھ بنایا مگر چندے سے بنایا مگر حکیم عبدالحمید نے کبھی کوئی چندہ نہیں لیا اور جامعہ ہمدرد کھڑا کر دیا۔

شمیم طارق نے تقریباً ایک گھنٹے کی تقریر میں حکیم عبدالحمید کی شخصیت اور خدمات، ماضی سے نسبت اور مستقبل بینی کے اتنے اور ایسے ایسے گوشے روشن کیے کہ سامعین حیران رہ گئے۔ غالب اکیڈمی کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ حکیم صاحب نے اکیڈمی کی عمارت تعمیر کرنے سے پہلے غالب کی اور غالب سے متعلق نادر تحریروں کو جمع کر لیا تھا۔ آج یہاں غالب میوزیم قائم ہے۔ کلاسز چلتی ہیں، ادبی اور تہذیبی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں اور یہاں کی لائبریری سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ اس طرح ان کی فیض رسانی کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ سینٹر فار ایڈوانس سوشیولیگل اسٹڈیز، بزنس اینڈ ایمپلائمنٹ بیورو، ہمدرد انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹاریکل ریسرچ، سینٹر فار فیڈرل اسٹڈیز تو ایسے ادارے اور شعبے ہیں جن کو قائم کرنے میں حکیم صاحب کی بصیرت اور عزائم دونوں کا دخل تھا۔ ان کے کارنامے اتنے زیادہ ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ ایک شخص نے کسی سے چندہ لیے بغیر اتنے ادارے اور شعبے قائم کیسے کیے؟ حکیم صاحب برسہا برس رام لیلا کمیٹی کے بھی سرپرست رہے۔

پروفیسر شریف حسین قاسمی نے کہا کہ حکیم صاحب کا معمول صبح کی سیر کرنا تھا۔ وہ ایران بھی گئے۔ وہاں جاتے وقت جہاز پر ایک شخص کا علاج کیا جس سے ایران کے لوگ ان کے معترف ہو گئے۔

ڈاکٹر گلشن رائے کنول نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ شمیم طارق کا واقعی یادگاری لیکچر ہے۔ ان کو بہت واقفیت ہے اپنے تجربات بیان کیے۔ دل کو چھو لینے والی بات کی ہے۔ حکیم صاحب کم بولتے، کم کھاتے، کم سوتے تھے۔ حکیم صاحب کا مقصد زندگی کو بہتر بنانا تھا۔ اظہار تشکر اور دعائیہ کلمات خواجہ سید محمد نظامی نے ادا کیے۔ اس جلسے میں کثیر تعداد میں اطبا، شعرا، ادبا اور دانشوران دہلی موجود تھے۔ جس میں ڈاکٹر خالد صدیقی، سلیم قدوائی، متین امروہوی، اظہر زئی، سرفراز احمد، ظہیر برنی، پروفیسر خالد محمود، انیس اعظمی، سہیل انجم، ڈاکٹر شاداب تبسم، گل بہار، نسیم بیگم نسیم، ٹی این بھارتی، خالد مبشر، نگار عظیم، شمع افروز زیدی، پروین ویاس، سنتوش سمپرتی، چشمہ فاروقی، عزیزہ مرزا، ظہیر ربانی، معین شاداب، پروفیسر معظم، معین الدین،، سنگ برتک، کے ایل اروڑہ، روی پٹوردھن، فرقان علی، مرزا انور علی قاسمی، احترم صدیقی، ڈاکٹر ضیا احمد، فضل بن اخلاق اور مشہور اینکر کشفی شمائل کے نام شامل ہیں۔